# 44738 ـ کیا نفل صدقہ بدعتی لوگوں کو دیا جاسکتا ہے؟

**سوال**

یہ تو معلوم ہی ہے کہ عراق کے اکثر رہائشی شیعہ ہیں، تو کیا ان کے لیے فنڈ اکٹھا کرنے والی تنظیموں کو شیعہ کے لیے فنڈ دینا جائز ہے، ہو سکتا ہے وہ اس مال کے ذریعہ اہل سنت کے خلاف قوت و طاقت حاصل کریں ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

یہ حکم لگانا کہ عراق کی اکثریت آبادی شیعہ پر مشتمل ہے، صحیح نہیں کیونکہ اس میں باریك بینی سے کام نہیں لیا گیا، اسکی وجہ یہ ہے کہ اس وقت جو اعداد و شمار ہمارے سامنے ہیں ان میں سے اکثر بہت قدیم ہیں، جو کہ پوری باریکی سے حاصل نہیں کیے گئے۔

بلکہ نئے اور جدید اعداد و شمار تو یہ اس کے برعکس ہیں، جس سے اس کا ثبوت ملتا ہے کہ معاملہ اسکے برعکس ہے،اور ان اعداد و شمار میں تحصیل کی سطح پر مکمل جانچ پڑتا ل کی گئی ہے۔

بہر حال اگر رافضی کو دی جانے والی رقم فرض زکاۃ میں سے ہے تواس کا سوال نمبر ( 1148 ) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے، لیکن اگر وہ رقم نفلی صدقہ و خیرات ہے تو اہل علم نے صراحت سے بیان کیا ہے کہ نفلی صدقہ کافر کو دینا جائز ہے۔

کتاب الام میں امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے:

"نفلی صدقہ کافر پر کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن فرضی میں اس کا کوئی حق نہیں ہے"

دیکھیں: کتاب الام ( 2 / 65 )

اور المغنی میں ہے:

" تمام صاحبِ حیثیت افراد، صدقہ کرنے والے کے قرابت و رشتہ دار، اور کافر وغیرہ جن پر فرض صدقہ خرچ کرنا حرام ہے، انہیں نفلی صدقہ و خیرات دینا جائز ہے، اور انہیں لینے کا حق حاصل ہے"اسکی دلیل اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِيناً وَيَتِيماً وَأَسِيراً

ترجمہ: اور وہ اللہ تعالی کی محبت میں مسکین، یتیم، اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں ۔

جبکہ اس وقت کافر کے علاوہ کوئی اور قیدی ہی نہیں تھا۔

دیکھیں: المغنی لابن قدامۃ المقدسی ( 2 / 277 )

لیکن اگر وہ صدقہ کا مال کسی معصیت و نافرمانی یا مسلمان کو اذیت دینے میں استعمال کرتا ہے تو پھر کسی مسلمان شخص کو بھی دینا جائز نہیں چہ جائیکہ وہ کسی کافر اور بدعتی شخص کو دیا جائے۔

جو کچھ اوپر کی سطور میں بیان ہوا ہے اس کی بنا پر اگر تو یہ یقین ہو کہ یہ مال ان لوگوں تك پہنچے گا جو مسلمانوں کو اذیت دینے کے لیے طاقت اور قوت حاصل کرینگے تو پھر انہیں دینا جائز نہیں ہے، صدقہ و خیرات کے اہل لوگوں تك یہ مال پہنچانے کے لیے آپ کوئی اورطریقہ تلاش کر سکتے ہیں، اور بہتر اور اولی تو یہی ہے کہ مسلمان شخص اپنی زکاۃ کا مال اطاعت و فرمانبردار اور متقی قسم کے لوگوں کو دے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ " الاختیارات "صفحہ (103) میں کہتے ہیں:

"اور ایسے شخص کو زکاۃ کا مال نہیں دینا چاہیے جو اس کے ساتھ اطاعت و فرمانبرداری میں معاونت حاصل نہ کرے، کیونکہ اللہ تعالی نے زکاۃ کی فرضیت ضرورت مند مؤمنوں کیلئے اطاعت الہی میں مدد کے طور پر کی ہے، مثلا: فقراء و تاوان بھرنے والے، اور مومنوں کی مدد کرنیوالا۔

لہذا جو محتاج اور ضرورتمند شخص نماز ادا نہیں کرتا اسے ترکِ نماز پر توبہ کرنے تک کچھ نہیں دیا جائے گا، یہاں تک وہ اوقات پر نماز ادا کرنے کی پابندی کرنے لگ جائے۔

واللہ اعلم .